



وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا

قیام امن کے ذمہ دار افراد یا جماعت کے لیے یہ جائز ہی نہیں کہ جب حکومت الہیہ کی جانب سے کوئی حکم [اَمْرًا] صادر ہو جائے [قَضَى] تو اس حکم کے نفاذ میں ذاتی مفادات کے پیش نظر کوئی متبادل راہ یا ترجیحات یا پسند ناپسند [لَهُمُ الْخِيَرَةُ] کو اختیار کیا جائے۔ یعنی جو کوئی بھی اس انداز میں حکومت الہیہ کی نافرمانی کا ارتکاب کرتا ہے تو سمجھو کہ وہ دراصل ایک کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔

آیت: ۳۷/۳۳

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ۗ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۗ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا

اور اس ضمن میں یاد کرو وہ معاملہ جب تم نے ایک ایسے شخص کے لیے ہدایت جاری کی تھی جس پر اللہ کی اور تمہاری جانب سے مہربانیاں اور عنایات کی گئی تھیں، یعنی بڑا مرتبہ و منصب عطا کیا گیا تھا، کہ اپنے ساتھی، یعنی اپنی شریک کار جماعت [زَوْجَكَ] کو اپنے ساتھ متحد رکھو [أَمْسِكْ] تاکہ تم اللہ کے قوانین کے معاملے میں ایک محتاط اور دور اندیشانہ رویہ [وَاتَّقِ اللَّهَ] اختیار کر سکو۔ تم نے اسے کہا تھا کہ تم کیوں ایسے امور اپنے باطن میں چھپاتے ہو جنہیں اس کے برعکس اللہ تعالیٰ ظاہر کر کے روشنی میں لاتا ہے [مُبْدِيهِ]، اور ایسا تم اس بنا پر کرتے ہو کہ تم انسانوں کے رد عمل سے خائف ہوتے ہو۔ تم نے اس پر واضح کیا تھا کہ انسانوں سے مت ڈرو کیونکہ یہ تو صرف اللہ کا حق ہے کہ اسی سے ڈرا جائے۔ اور یہ کہ، جب یہ فیصلہ ہو گیا تھا کہ جماعت میں موجودہ سطح سے زیادہ اضافہ کرنا [زَيْدٌ] ایک لازمی ضرورت [وَطَرًا] بن گیا ہے، تو ہم نے تمہیں اسی ساتھی جماعت کے ساتھ جوڑ دیا تھا [زَوَّجْنَاكَهَا] تاکہ امن کے ذمہ داروں کو اپنی جماعت کے ساتھ منسوب ہونے کے دعویداروں کو [أَدْعِيَائِهِمْ] اپنی جماعت میں شامل کرنے میں [فِي أَزْوَاجِ] کوئی اندیشہ یا ہچکچاہٹ [حَرَجٌ] نہ محسوس ہو، اگر وہ اپنی ضرورت کے تحت [وَطَرًا] یہ قدم اٹھانے کا فیصلہ کر چکے ہوں۔ اور اس طرح اللہ کے حکم پر راست عمل درآمد ہو جائے۔

آیت: ۳۸/۳۳

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۗ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَفْعُورًا

اللہ تعالیٰ نے نبی کے لیے، یا کسی بھی بلند مقام پر فائز مجاز اتھارٹی کے لیے [النَّبِيِّ]، جو فرائض مقرر فرمادے ہیں ایسے فرائض کی ادائیگی میں انہیں کوئی اندیشہ یا مشکل محسوس کرنا جائز نہیں ہے۔ ایسے فرائض تفویض فرمانا، ان لوگوں کے معاملے بھی جو ماقبل زمانوں میں گذر چکے ہیں، اللہ کا طریق کار [سُنَّةَ]

اللہ] رہا ہے۔ اس لیے کہ اللہ کا حکم ایک ایسا قانون ہوتا ہے جو ہمیشہ ایک لازمے کے طور پر پورا ہو کر رہتا ہے۔

بریکٹ شدہ الفاظ کے مستند معانی:

[قَضَى]: فیصلہ ہو گیا: فیصلہ کا وقت آ گیا۔ [الْخَيْرَةُ]: ترجیح، چوائس، اختیار، چننے کا حق، دیگر متبادل

[زَوْجِكَ]: تیرا ساتھی، جماعت، لوگ، میاں، بیوی۔ [أَمْسِكْ]: پیوستہ رہنا، پکڑ لینا، متحر رہنا، ساتھ رہنا

[اتَّقِ اللَّهَ]: اللہ کے قوانین کی نگہداشت کرنا؛ محتاط اور پرہیزگاری کا رویہ رکھنا

[مُبْدِيهِ]: مبدی: وہ جو منکشف کر دے، کھول دے، روشنی ڈال دے، واضح اور ظاہر کر دے۔

[زَيْدٌ]: اضافہ، بڑھوتری، زیادتی، فالتو ہونا۔ [وَطَرًا]: لازمہ، ضرورت، مقصد، ہدف جو نظر میں ہو، احتیاج۔

[زَوَّجْنَاكَهَا]: ہم نے تمہیں اس کے ساتھ متحد کر دیا، ملا دیا۔ [أَدْعِيَانِهِمْ]: تمہارے وہ لوگ جو تمہارے ساتھ ہونے کا دعویٰ کریں؛ الادعاة: کسی چیز

کے متعلق دعویٰ کرنا کہ میرے ہے؛ خود کو منسوب کرنا کہ میں فلاں قوم سے ہوں، یا فلاں کا بیٹا ہوں؛ بلانا، طلب کرنا، خواہش کرنا۔

[فِي أَرْوَاجٍ]: متحد کرنے میں، کے ضمن میں، ساتھیوں میں۔ [حَرَاجٍ]: تنگی، مشکل، اندیشہ، ممنوع

[سنة اللہ]: اللہ کا طریق کار۔ [نبی]: نبو: ایسے بلند مقام پر فائز جہاں عوام الناس کو راہ دکھانا فرض منصبی ہو۔

اور اب وہی ترجمہ رواں انداز میں:

قیام امن کے ذمہ دار افراد یا جماعت کے لیے یہ جائز ہی نہیں کہ جب حکومتِ الہیہ کی جانب سے کوئی حکم صادر ہو جائے تو اس حکم کے نفاذ میں ذاتی مفادات کے پیش نظر کوئی متبادل راہ یا ترجیحات یا پسند ناپسند کو اختیار کیا جائے۔ یعنی جو کوئی بھی اس انداز میں حکومتِ الہیہ کی نافرمانی کا ارتکاب کرتا ہے تو سمجھو کہ وہ دراصل ایک کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔

اور اس ضمن میں یاد کرو وہ معاملہ جب تم نے ایک ایسے شخص کے لیے ہدایت جاری کی تھی جس پر اللہ کی اور تمہاری جانب سے مہربانیاں اور عنایات کی گئی تھیں، یعنی بڑا مرتبہ و منصب عطا کیا گیا تھا، کہ اپنے ساتھی، یعنی اپنی شریکِ کار جماعت کو اپنے ساتھ متحد رکھو تاکہ تم اللہ کے قوانین کے معاملے میں ایک محتاط اور دور اندیشانہ رویہ اختیار کر سکو۔ تم نے اسے کہا تھا کہ تم کیوں ایسے امور اپنے باطن میں چھپاتے ہو جنہیں اس کے برعکس اللہ تعالیٰ ظاہر کر کے روشنی میں لاتا ہے، اور ایسا تم اس بنا پر کرتے ہو کہ تم انسانوں کے رد عمل سے خائف ہوتے ہو۔ تم نے اس پر واضح کیا تھا کہ انسانوں سے مت ڈرو کیونکہ یہ تو صرف

اللہ کا حق ہے کہ اسی سے ڈرا جائے۔ اور یہ کہ، جب یہ فیصلہ ہو گیا تھا کہ جماعت میں موجودہ سطح سے زیادہ اضافہ کرنا ایک لازمی ضرورت بن گیا ہے، تو ہم نے تمہیں اسی ساتھی جماعت کے ساتھ جوڑ دیا تھا تاکہ امن کے ذمہ داروں کو اپنی جماعت کے ساتھ منسوب ہونے کے دعویداروں کو اپنی جماعت میں شامل کرنے میں کوئی اندیشہ یا ہچکچاہٹ نہ محسوس ہو، اگر وہ اپنی ضرورت کے تحت یہ قدم اٹھانے کا فیصلہ کر چکے ہوں، اور اس طرح اللہ کے حکم پر راست عمل درآمد ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کے لیے، یا کسی بھی بلند مقام پر فائز مجاز اتھارٹی کے لیے، جو فرائض مقرر فرمادے ہیں ایسے فرائض کی ادائیگی میں انہیں کوئی اندیشہ یا مشکل محسوس کرنا جائز نہیں ہے۔ ایسے فرائض تفویض فرمانا، ان لوگوں کے معاملے بھی جو ماقبل زمانوں میں گذر چکے ہیں، اللہ کا طریق کار رہا ہے۔ اس لیے کہ اللہ کا حکم ایک ایسا قانون ہوتا ہے جو ہمیشہ ایک لازمے کے طور پر پورا ہو کر رہتا ہے۔

### نوٹ:

یہاں دور اول کے یہودی علماء کی گہری سازش نوٹ فرمائیے، کہ ان آیاتِ کریمہ میں مضمر حکومتِ الہیہ کو مضبوط بنیادوں پر چلانے کے قواعد و ضوابط کی پابندی کرنے کی ہدایات کو مسخ کرنے کے مذموم مقاصد کے لیے زید نامی ایک کردار گھڑا گیا، اس کا وجود ثابت کرنے کے لیے روایات گھڑی گئیں، انہیں احادیث کے مجموعے میں شامل کیا گیا، جہاں سے پھر یہی مواد توارخ میں داخل کیا گیا۔ ان کہانیوں میں زید نامی فرضی کردار کو آپ [ص] کا متنبہ قرار دیا گیا؛ اس کی بیوی کو حضور کی کزن قرار دیا گیا؛ حضور کو اس کزن پر عاشق کر دیا گیا؛ زید سے اس فرضی خاتون کو طلاق دلوائی گئی؛ اور بالآخر آپ [ص] کی ایک مزید اور شادی اس خاتون سے کروادی گئی۔ اور تشہیر اس امر کی کی گئی کہ یہ عمل منہ بولے بیٹے کی سابقہ بیوی سے شادی کو جائز قرار دیے جانے کے لیے سر انجام دیا گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ العیاذ باللہ۔